(بقیہ صفحہ ۲۶۶) اکتالیس بار گلاب پر دم کرے اور جب وہب لنا من لدنک ریحا طیبۃ کما ہی فی علمک پر پہنچے تو ستر بار یحبونہم کحب اللہ والذین آمنوا اشد حبا للہ پڑھے اور کہے الٰہی فلاں بن فلاں کے دل وجان اور تمام اعضائے بدن مغز واستخوان میں فلاں بن فلاں کی محبت ظاہر وطاری فرما ایسی کہ بغیر اس کے ایک لحظہ قرار نہ پا سکے آمین آمین۔ ہر آمین کے ساتھ ہتھیلی زمین پر مارے اور اس کو گلاب پر دم کرے جب مطلوب کے سامنے جائے تو چہرہ پر تھوڑا مل لے

حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی
قابل تعریف بزرگ ہے اے خدا برکت نازل کر
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ
محمدؐ اور اُن کے اہل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل کی تھی
عَلٰی اِبۡرٰھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرٰھِیۡمَ
ابراہیمؑ اور اُن کی اہل پر
اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ط
یقیناً تو قابل تعریف بزرگ ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قصیدہ بردہ

کے مصنف کی مختصر سرگذشت اور قصیدہ کی تصنیف کی وجہ

اور اس کے پڑھنے و وِرد کرنے کے تجربہ شدہ برکات و شرائط وِرد کا بیان

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اس خادم نے قصیدہ بردہ جس کا اصلی نام کواکب دریہ فی مناقب خیر البریہ (ترجمہ روشن ترین تمام مخلوق سے بہتر (محمدؐ) کی تعریف میں صلی اللہ علیہ وسلم) کی بہت سی شرحیں عربی اور فارسی میں دیکھیں اور نیز قصیدہ بردہ کے بہت سے نسخے مطبوعہ وغیر مطبوعہ نظر سے گذرے مگر ترتیب ابواب وتنظیم مضامین سے خالی تھے اور اکثر مقامات پر زیر زبر کا فرق تھا جس کی وجہ اصحابِ مطابع کی لاپروائی تھی اس وجہ سے اس خادم کا ایک عرصہ سے ایک نہایت صحیح نسخہ کے چھپوانے کا ارادہ تھا جس میں خدا نے مجھے کامیاب کیا کہ ایک نسخہ مطبوعہ مصر میرے ہاتھ لگا جو نہایت صحیح اور ترتیب ابواب وتنظیم مضامین سے آراستہ تھا اس کو پوری صحت کے ساتھ لکھوایا اور عوام کیلئے ترجمہ جملہ فوائد وخواص ومختصر شرح کا اضافہ کیا جس کے صلہ میں ناظرین سے امید ہے کہ اس خادم کو دعائے خیر سے یاد فرمادیں۔

خادم العلماء نور محمدؒ (نقشبندی چشتی) اللّٰھم اغفر لہ ولوالدیہ

سبب تصنیف

جب اس کے مصنف یعنی حضرت امام صالح شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن حسن البوصیری رحمۃ اللہ علیہ فالج کی بیماری میں مبتلا ہوئے اور اُن کا نصف بدن بیکار وبےحس ہو گیا اور حکیموں کے علاج سے مایوس ہو گئے تب عالم مایوسی میں اس قصیدہ کو رسول کریمؐ کی شان میں تحریر کیا

اور خدائے ذوالجلال کے حضور میں اپنے مرض کے ازالہ کیلئے اس کو ایک واحد ذریعہ قرار دے کر جمعہ کی رات ایک تنہا مکان میں خالص عقیدہ سے بحضور قلب پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ ان پر نیند غالب آئی اور خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا اور طالب ہوئے حضور نے اپنے مبارک ہاتھوں کو شیخ کے اعضاء پر پھیرا تو خدائے تعالیٰ نے حضور کی برکت سے اُن کو شفائے کامل عطا فرمائی۔ جب صبح کو شیخ رحمۃ اللہ اپنی کسی حاجت کے لئے بازار کو روانہ ہوئے تو راہ میں اُن کے سامنے ایک درویش نے آکر سلام کیا اور کہا کہ میں تم سے وہ قصیدہ سننا چاہتا ہوں جس میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ہے شیخ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت سے قصیدے لکھے ہیں آپ مجھ سے کونسا قصیدہ سننا چاہتے ہیں درویش نے کہا جس کی ابتدا میں اَمِن تذکر جیران الخ ہے شیخ نے متعجب ہو کر کہا واللہ اب تک میرے اس قصیدہ سے کوئی شخص مطلع نہیں ہوا سچ کہنا تم نے کس سے سنا ہے درویش نے کہا خدا کی قسم میں نے اسکو کل رات تم سے سنا تھا کہ جب تم نے اس کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پڑھا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے سننے میں ایسے متوجہ ہوئے تھے کہ جس کی برکت سے خداوند تعالیٰ نے تم کو شفاء کامل عنایت فرمائی جب شیخ نے یہ قصیدہ درویش کو دیا تو یہ راز لوگوں پر کھل گیا اور اس کی برکت عام طور پر ظاہر ہونے لگی رفتہ رفتہ یہ قصیدہ صاحب بہاؤ الدین ملک طاہر کے وزیر کے پاس پہونچا اور وہ اس کو اس قدر متبرک سمجھنے لگے کہ ہمیشہ سر و پا برہنہ کھڑے ہو کے سنتے تھے اور یہ بھی مروی ہے کہ سعد الدین فارقی جو وزیر موصوف کے نائب تھے بتقدیر الٰہی نابینا ہو گئے خواب میں ایک بزرگ نے ان کو فرمایا کہ بہاؤ الدین سے قصیدہ بُردہ لے کر اپنی دونوں آنکھوں پر رکھو صبح کے وقت سعد الدین نے وزیر موصوف کی خدمت میں جا کر اس خواب کو بیان کیا اور اس قصیدہ کو لا کر بحسن عقیدت و خلوص نیت اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا خداوند تعالیٰ نے اس کی برکت سے ان کو شفاء کامل عطا فرمائی۔

فضائلِ و خواصِ قصیدہ بُردہ

جاننا چاہئے کہ اس قصیدہ متبرکہ کے فضائل اور خواص بے شمار ہیں مگر بر سبیلِ اختصار جو کتب مشہورہ میں ہیں یہاں بیان ہوتے ہیں (۱) عمر میں برکت ہونے کے واسطے ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھے (۲) دفع بلا کے واسطے اکہتر مرتبہ پڑھے (۳) دفع قحط کے واسطے تین سو مرتبہ (۴) تونگری اور دولت مندی کے واسطے سات سو مرتبہ (۵) فرزند پیدا ہونے کے لئے ایک سو سولہ بار پڑھے (۶) ہر مشکل کام کی آسانی کے واسطے سات سو اکہتر مرتبہ (۷) جو ہر روز ایک بار پڑھے یا دوسرا شخص پڑھ کر اس پر دم کرے ہر بلا سے محفوظ رہے (۸) جو ہر روز ایک بار پڑھ کر اولاد پر دم کرے عمور از ہو (۹) جو شب جمعہ کو سترہ بار سات جمعہ تک پڑھے نیک بخت اور دولت مند ہو جائے۔ (۱۰) جو اپنی خواب گاہ میں جس مطلب کے واسطے پڑھے اُس کا مطلب خواب میں معلوم ہو جائیگا (۱۱) جو ہر اپنے قبرستان میں چالیس دن تک ہر روز اکتالیس بار پڑھے دشمن اُس کا ہلاک ہو جائے (۱۲) جو گلاب پر ہر روز ایک مرتبہ پڑھ کر سات دن تک کسی کو پلا دے اُس کا حافظہ خوب ہو جاوے (۱۳) جسے کوئی سختی پیش آئے تین روزے رکھے اور ہر روز اکیس بار پڑھے (۱۴) جو مشک اور زعفران سے لکھ کر گلے میں ڈالے ستر بلا سے محفوظ رہے (۱۵) جس گھر میں ہر روز تین مرتبہ پڑھا جاوے اکثر بلا سے امن میں رہے (۱۶) اگر کوئی مطلب ہو ستائیس مرتبہ پڑھے شب جمعہ کو اور ستائیس چیز صدقہ کرے (۱۷) جس گھر میں یہ قصیدہ ہوئے چور وغیرہ سے محفوظ رہے (۱۸) جو اپنی عمر میں اس کو سات ہزار بار پڑھے اسکی عمر سو برس کی ہو جائے (۱۹) جو گلاب کے پانی پر پڑھ کر کپڑوں پر ڈالے عزیز خلق اللہ ہو جائے (۲۰) اگر سفر میں ہو ہر روز ایک بار پڑھا کرے سفر کے مصائب سے محفوظ رہے (۲۱) جو قرضدار ہو ہزار مرتبہ پڑھے (۲۲) جس مطلب کے واسطے شب جمعہ کو اکتالیس بار خود پڑھے

یا دوسرا اس کے لئے پڑھے مطلب اس کا حاصل ہو جائے۔

(۲۳) جس گھر میں یہ قصیدہ پڑھا کرے سات چیزوں سے محفوظ رہے۔ اول جنوں کے شر سے۔ دوسرے وبا سے تیسرے چیچک سے۔ چوتھے آنکھوں کی بیماری سے پانچویں نحوست سے چھٹے دیوانگی سے۔ ساتویں مرگِ مفاجات سے۔ اور سات چیزیں اس کو زیادہ ہوں اول عمر دراز ہو۔ دوسرے رزق فراخ ہو۔ تیسرے صحت بدن۔ چوتھے دولت و نصرت۔ پانچویں نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے۔ چھٹے غنی ہو۔ ساتویں خوشی اور خرمی ہو۔

(۲۴) جو اس کی مداومت کرے اس کی معاون روح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہووے جو کوئی نقصان اُس کا چاہے تو اُس کا کچھ نقصان نہ ہو بلکہ اُسی چاہنے والے کا نقصان ہو۔

(۲۵) جو چاہے نفع نقصان سفر کا معلوم ہو جائے وہ تین بار پڑھے اول ہزار بار درود شریف پڑھے اُسکو خواب میں سفر کا نفع نقصان معلوم ہو جائیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو آگاہ کر دیں گے۔

(۲۶) جو کوئی مسافر کا حال معلوم کرنا چاہے وہ شب جمعہ کو تین بار پڑھے اور درود شریف بھی پڑھے معلوم ہو جائے گا۔

(۲۷) جن و پری کے آسیب کے لئے ایکبار روز چالیس دن تک پڑھے اور دم کرے۔

(۲۸) جو کوئی بچہ پیدا ہو تو نو بار دریا کے پانی پر دم کرکے نہلائے وہ بچہ ہر بلا سے امن میں رہیگا۔

(۲۹) دردِ زِہ کے واسطے تین دفعہ گلاب کے پانی پر دم کرکے پانی میں ملا کر پلائے جلد خلاص ہو اور تھوڑا سا کمر پر بھی مل دے

(۳۰) جو کشتی پر سوار ہو کر ایک بار پڑھے طوفان بھی ہو تو دفع ہو جائے۔

(۳۱) جو قید ہوا سے پڑھا کرے رہا ہو جائے۔

(۳۲) جس کی زمین میں کھیتی نہ ہو سکتی ہو تخم پر دم کرکے بوئے بہت پیداوار ہووے۔

(۳۳) جس کھیتی پر ٹڈی آئے سات بار پڑھ کر خاک پر دم کرکے ڈال دے جہاں وہ خاک پڑے گی وہاں نہیں آئیگی۔ غرضکہ جس مطلب کے لئے پڑھے گا حاصل ہوگا لیکن اکلِ حلال صدق مقال جامہ حلال کم کھانا کم سونا کم بولنا اس پر مداومت کرے۔

(متعلق صفحہ ۲۷۰ سطر آخر) ذی سلم ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ ناظم رحمہ اللہ اپنے نفس کو خطاب کرتے ہیں کہ اے عاشق زار تیرا رونا اتنا کیوں ہے جو تیری آنکھوں سے آلودہ آنسو ٹپکتے ہیں۔ کیا ان قدیم دوستوں کی یادگاری سے ہے جو بمقام ذی سلم مقیم ہیں یا اُس ہوا کے چلنے اور بجلی کی چمک کے باعث سے ہے جو اندھیری رات میں تیرے حبیب کے شہر کی جانب سے ظاہر ہو کر تجھے بیقرار کرتی ہیں ۱۲

(متعلق صفحہ ۲۷۱) ف۱ یعنی اگر تیرے رونے کا سبب اُمور مذکورہ نہیں پھر تیری آنکھوں اور دل کو کیا ہو گیا کہ قابو سے نکل گئے اور تیری نصیحت نہیں سُنتے ۱۲

ف۲ حاصل یہ ہے کہ عاشق کا یہ خیال کرنا بالکل محال ہے کہ میرا عشق غیروں سے پوشیدہ رہے حال یہ کہ آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہوں اور دل تڑپتا ہو پھر کیونکر چھپ سکتا ہے ۱۲

ف۳ حاصل اس کا اور مابعد کا یہ ہے کہ آنسو اور لاغری جب تیرے عشق پر گواہی دے چکے اور وہ خط کہ گل بابونہ اور گلنار کے مشابہ تیرے رخساروں پر کھینچ دیئے تو اب عشق سے انکار کرنا محض بیکار ہے ۱۲

ف۴ یہ بیت الحاقی ہے ۱۲ ف۵ جب سائل نے سب راستے انکار کے بند کر دیئے لاچار عاشق نے عشق کا اقرار کیا اور کہا ہاں سچ ہے انتہٰی

ف۶ عاشق بیچارہ اپنے رازِ پوشیدہ کے کھل جانے پر حسرت کرکے کہتا ہے کہ جب میرا راز تجھ پر کھل گیا تو اب چغلخوروں پر بھی کھل جائے گا اور مرضِ عشق مجھ سے نہیں دور ہونے کا اگر جاتا رہتا تو البتہ راز میرا پوشیدہ رہتا ۱۲

؎ حاصل اس بیت کا اور مابعد کا یہ ہے کہ اگرچہ تیری نصیحت سچی ہے لیکن میں کب سنتا ہوں کیونکہ عاشق اپنے اختیار میں نہیں رہتا بلکہ جب میں نے بڑھاپے کی نصیحت نہ مانی کہ اس کی نصیحت میں کسی قسم کی بدگمانی بھی نہیں تھی۔ پس تیری نصیحت کہ صرف زبانی ہے کیونکر سنوں۔ ۱۲

(متعلق ص ۲۷۲) ؎۱ حاصل ان ہر سہ بیت کا یہ ہے کہ یہ ناشایستہ کام جو مجھ سے صادر ہوتے ہیں یہ میرے نفس سرکش کی شامت ہے کیونکہ وہ بسبب اپنی نادانی کے میرے ان سچے ناصح یعنی سفید بالوں کی نصیحت کو قبول نہیں کرتا اور اُسکو معزز و محترم نہیں جانتا کاش اگر یہ جانتا کہ مجھ سے ان سفید بالوں کا حق تعظیم ادا نہیں ہوگا تو میں انکی سفیدی کو بالکل ظاہر نہ کرتا بلکہ اُسکو وسمہ یا خضاب سے چھپاتا اب کیا فائدہ کہ تدبیر کام کی ہاتھ سے جاتی رہی اب سوائے رہبر کے کوئی صورت نجات کی نہیں ۱۲

ف۱ یہ درود شریف اول و آخر اس قصیدہ شریفہ کے روبقبلہ ہو کر سترہ ۱۷ مرتبہ پڑھے ۱۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ نبی امی پر اور اُن کی اولاد اور اصحاب پر اور سلام بھیج

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ
سب تعریف اللہ کو جو پیدا کرنیوالا مخلوق کا ہے عدم سے

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ
پھر درود ہو اُوپر اس کے جو برگزیدہ ہے پہلے سے

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
اے مالک میرے درود اور سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ
اپنے دوست پر جو بہتر ہیں ساری خلقت سے

قصیدہ بردہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ عِشْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

فصل پہلی ہے بیان میں عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ
کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آ گئے

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُقْلَۃٍ بِدَمٖ
کہ آنسو ملا ہوا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے

آغاز ورد روز جمعہ

؎۱ یہ حاشیہ صفحہ ۲۶۹ پر ملاحظہ فرمائیے

أَمْ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ
یا کاظمہ کی طرف سے ہوا آگئی
وَأَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمِ
یا اضم سے اندھیری رات میں بجلی چمکی

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ منع کرنے سے اور روتی ہیں
وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ
اور تیرے دل کو کیا ہوا کہ اسے تو کہتا ہے افاقہ میں آ تو اور بے خود ہوجاتا ہے

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپی رہنے والی ہے
مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِنْهُ وَمُضْطَرِمِ
اس حال میں کہ آنسو جاری ہیں اور دل سے شعلے نکلتے ہیں

لَوْلَا الْهَوَى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلَى طَلَلٍ
اگر تو عاشق نہ ہوتا تو ٹیلوں پر نہ روتا
وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ
اور درخت بان اور علم کے ذکر سے بیتاب اور بیقرار نہ ہوتا

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
عشق کا انکار تو کیونکر کر سکتا ہے جب تجھ پر گواہی دیدی
بِهِ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ
دو سچے گواہوں نے کہ وہ آنسو اور بیمار ہونا ہے

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى
اور ثابت کر دیئے عشق نے دو خط آنسوؤں اور لاغری کے
مِثْلَ الْبَهَارِ عَلَى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ
تیرے رخساروں پر مانند گل زرد اور شاخ سرخ کے

نَعَمْ سَرَى طَيْفُ مَنْ أَهْوَى فَأَرَّقَنِي
ہاں سچ ہے مجھے اس کا خیال آگیا جسے میں چاہتا ہوں اس لیے مجھے مسرت ہوئی
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ
اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے

يَا لَائِمِي فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً
اے مجھے ملامت کرنے والے عشق میں مجھے معذور رکھ
مِنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ
اور تو اگر منصف ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ
میرا اسرار تجھ پر کھل گیا اب میرا راز سخن چینوں سے نہیں چھپنے والا
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ
اور نہ میرا درد موقوف ہونے والا ہے

مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ
تو نے مجھے اچھی نصیحت کی مگر میں کب سنتا ہوں
إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ
عاشق نصیحت گروں کی طرف سے بہرا ہوتا ہے

؎۱ و ؎۲ و ؎۳ و ؎۴ و ؎۵ و ؎۶ ان ہندسوں کے متعلق حواشی صفحہ ۲۶۹ پر درج ہیں ملاحظہ فرمائیں ۱۲
؎۷ یہ حاشیہ صفحہ ۲۷۰ پر ملاحظہ فرمائیں ۱۲

إني اتهمت نصيح الشيب في عذلي	والشيب أبعد في نصح من التهم
میں نے بڑھاپے کی نصیحت کو جھوٹ جانا ملامت کرنے میں	حالانکہ وہ تہمت سے بعید سچا نصیحت گر ہے

الفصل الثاني في منع هوى النفس

یہ فصل دوسری ہے باز رکھنے میں خواہش نفسانی سے اپنے کو

لـه فإن أمارتي بالسوء ما اتعظت	من جهلها بنذير الشيب والهرم
میرے نفس امارہ نے نصیحت نہ مانی	اپنی جہالت کے سبب سے بڑھاپے اور کبر سنی کی
ولا أعدت من الفعل الجميل قرى	ضيف ألم برأسي غير محتشم
اور میں نے اُس کی مہمانی نہ کی اچھے عملوں سے	ایسا مہمان جو میرے سر پر آیا اور میں نے اُسکی توقیر نہ رکھی
لو كنت أعلم أني ما أوقره	كتمت سرا بدا لي منه بالكتم
اگر میں جانتا کہ میں ایسے مہمان عزیز کی توقیر نہ کرونگا	تو جو میرا راز کھل گیا ہے اُسے چھپاتا میں خضاب سے
۲ے من لي برد جماح من غوايتها	كما يرد جماح الخيل باللجم
اب ایسا کون ہے جو میرے نفس سرکش کو سرکشی سے باز رکھے	جیسے گھوڑوں کو لگام سے روک لیتے ہیں
فلا ترم بالمعاصي كسر شهوتها	إن الطعام يقوي شهوة النهم
تو گناہوں سے نفس کی آرزوئیں نہیں توڑ سکتا	کیونکہ کھانا تو اور قوت دیتا ہے استہاء کو
والنفس كالطفل إن تهمله شب على	حب الرضاع وإن تفطمه ينفطم
اور نفس تو مانند بچہ کے ہے جب تک اسے دودھ پلاتے جاؤ گے	پئے جائیگا اور جب چھوڑا دوگے تو چھوڑ دے گا
فاصرف هواها وحاذر أن توليه	إن الهوى ما تولى يصم أو يصم
اسکو اسکی آرزوؤں سے روک اور ڈر اس سے حرص و ہوا کو غالب ہونے	دیجیو جہاں حرص و ہوا غالب ہوتی ہے تو مار ڈالتی ہے یا عیب ناک کر دیتی ہے
وراعها وهي في الأعمال سائمة	وإن هي استحلت المرعى فلا تسم
اور اس کی نگہبانی کر کہ وہ مانند جانور چرنے والے کے ہے	اور اگر وہ چراگاہ کو لذیذ جانے تو اس کو چرنے نہ دے

لـه یہ حاشیہ صفحہ ۲۷۰ پر درج ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں ۱۲ ۲ے (متعلق صفحہ ہذا) یعنی کوئی ایسا معین اور مددگار نہیں کہ مجھ کو نفس کی گمراہی سے رہائی دے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کی مدح کرنے میں میں مشغول ہوں ۱۲

كم حسّنت لذّةً للمرء قاتلةً — من حيث لم يدر أنّ السّمّ في الدّسم

اس نفس نے بارہا لذت کو اچھا سمجھا اور وہ انسان کیلئے قاتل ہوئیں — کیونکہ اُس نے نہ جانا کہ چکنائی میں زہر ہے

واخش الدّسائس من جوعٍ ومن شبعٍ — فربّ مخمصةٍ شرٌّ من التّخم

اور خوف کر بُری چیزوں سے جو بھوکے رہنے اور پیٹ بھرے ہونے سے پیدا ہوتی ہیں اور اکثر بھوکا رہنا بُرا ہوتا ہے بہت کھا لینے سے

واستفرغ الدّمع من عينٍ قد امتلأت — من المحارم والزم حمية النّدم

اور قصداً دفع کر آنسو اُن آنکھوں سے جو بھر گئی ہیں — حرام سے اور اپنے پر فرض جان نگہبانی آنکھوں کی حرام سے

وخالف النّفس والشّيطان واعصهما — وإن هما محّضاك النّصح فاتّهم

اور خلاف کر نفس اور شیطان کا اور اُن کی نافرمانی کر — اگرچہ تجھ کو نصیحت خالص سمجھائیں تو اُس کو جھوٹ یقین کر

ولا تطع منهما خصمًا ولا حكمًا — فأنت تعرف كيد الخصم والحكم

اور اُن کی اطاعت نہ کر کہ وہ دشمن اور حاکم ہیں — اور تو جانتا ہے دشمن اور حاکم کے فریب کو کہ کیسا بد ہے

أستغفر الله من قولٍ بلا عملٍ — لقد نسبت به نسلًا لذي عقم

الٰہی توبہ ایسے قول سے جس پر خود عمل نہ کرے — یہ تو ایسا کیا میں نے جیسے بانجھ کے واسطے فرزند بتایا میں نے

أمرتك الخير لكن ما ائتمرت به — وما استقمت فما قولي لك استقم

میں نے تجھے نیکی کرنیکو کہا اور خود میں نے ہی نہ کی — اور جب خود میں مستقیم نہ ہوا تو میرا کہنا کیا تجھ کو استقامت دیگا

ولا تزوّدت قبل الموت نافلةً — ولم أصلّ سوى فرضٍ ولم أصم

ہائے میں نے مرنے سے پہلے آخرت کا توشہ طیار کیا نفلوں سے — اور نہ کبھی سوا فرض نماز کے اور فرض روزہ کے اور کچھ کیا

الفصل الثالث في مدح رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ فصل تیسری ہے تعریف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ظلمت سنّة من أحيى الظّلام إلى — أن اشتكت قدماه الضّرّ من ورم

میں نے ظلم کیا اُس نبی کی سنت پر جس نے راتوں کو اسقدر عبادت کی کہ پاؤں مبارک ورم کر آئے — سوج سوج کر

لہ یعنی اگر نفس سے ایسے کام صادر ہوں جیسے عجب وریا تو اس کو دوسرے کام میں مشغول کر کہ جس میں اس کی خواہش کو کچھ دخل نہ ہو کیونکہ بسا اوقات انسان بدکاموں کو نیک سمجھ کر کرنے لگتا ہے ۱۲ ؂ یعنی بہت بھوک اور بہت کھانے دونوں سے ڈرنا چاہیے کیونکہ بہت کھانا اگرچہ غفلت کرتا ہے اور یاد خدا سے روکتا ہے لیکن بھوک بھی بدتر ہے کہ انسان کو بعض وقت کافر بنا دیتی ہے ۱۲

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَہٗ وَطَوٰی [۱]	تَحْتَ الْحِجَارَۃِ کَشْحًا مُتْرَفَ الْاَدَمِ
اور باندھا اور لپیٹا فاقوں کے سبب اپنے شکم مبارک کو	پتھر سے ایسے شکم مبارک کو کہ نہایت نازک جلد تھا
وَرَاوَدَتْہُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَھَبٍ	عَنْ نَفْسِہٖ فَاَرَاھَا اَیَّمَا شَمَمِ
اور اونچے پہاڑ سونے کے بنکر آئے کہ آپ کو مائل کریں	اپنی طرف سو آپ نے کچھ التفات نہ کیا اور اپنی ہمت عالی دکھائی
وَاَکَّدَتْ زُھْدَہٗ فِیْھَا ضَرُوْرَتُہٗ	اِنَّ الضَّرُوْرَۃَ لَاتَعْدُوْ عَلَی الْعِصَمِ
اور بہت مضبوط کردیا آپ کے زہد کو یہاں تک آپکی ضرورت نے	بیشک ضرورت نہیں غلبہ کرتی ہے عصمتِ الٰہی پر
وَکَیْفَ تَدْعُوْ اِلَی الدُّنْیَا ضَرُوْرَۃُ مَنْ	لَوْلَاہُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْیَا مِنَ الْعَدَمِ
اور کیونکر دنیا کی طرف مائل کرے ضرورت اُس ذات قدس کو	کہ اگر وہ نہ ہوتے تو دُنیا بھی نہ ہوتی
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ	وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ
سو وہ کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا اور آخرت کے سردار اور جن و انسان کے سردار	اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے سردار
نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاھِیْ فَلَا اَحَدٌ	اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْہُ وَلَا نَعَمِ
ہمارے نبی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے کوئی	اُن سا سچا نہیں "نہیں" اور "ہاں" بولنے میں
ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ	لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ
وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ اُن کی شفاعت کی امید کی	ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف ہیں
دَعَا اِلَی اللّٰہِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِہٖ	مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرِ مُنْفَصِمِ
اُنہوں نے اللہ کی طرف بلایا جس نے اُن کا دامن پکڑا	تو گویا ایسی مضبوط رسی پکڑی ہے جو کبھی ٹوٹے نہیں
فَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ	وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمِ
نبیوں پر فوق لے گئے خِلقت اور خُلق میں	اور اور نبی نہ اُن کے علم کو پہنچ سکے اور نہ کرم کو
وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ	غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ
اور سب انبیاء آپ سے التماس کرتے ہیں جیسے	دریا سے ایک چلو یا مینھ سے ایک گھونٹ پانی کا

[۱] حاصل اس کا اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ چھوڑ دیا میں نے طریقہ اُن کا جو فاقوں کے باعث اپنے شکم پر پتھر باندھ لیتے تھے اور فاقوں کو رضائے الٰہی سمجھ کر خود ہی اختیار کیا تھا کیونکہ بڑے بڑے پہاڑ بحکم خدا آپ کے سامنے سونے کے بنکر آئے آپ کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگے لیکن آپ نے اُن کی طرف کچھ توجہ نہ کی ۱۲

وواقفون لدیہ عند حدھم
اور آپکے روبرو کھڑے ہونے والے ہیں اپنے رتبہ سے

من نقطۃ العلم او من شکلۃ الحکم
بسبب آپکے علم کے ایک نقطہ یا حکمتوں سے ایک حکمت حاصل کیے

فھو الذی تم معناہ وصورتہ
سو وہی ہیں کہ کمالات باطنی اور ظاہری ان پر ختم ہیں

ثم اصطفاہ حبیبا باری النسم
پھر حبیب بنا لیا ہے ان کو خلقت کے پیدا کرنے والے نے

منزہ عن شریک فی محاسنہ
اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں

فجوہر الحسن فیہ غیر منقسم
سو ان میں جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے

دع ما ادعتہ النصاریٰ فی نبیھم
جو نصاریٰ اپنے نبی میں کہتے ہیں وہ تو نہ کہہ

واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم
اور جسقدر چاہے آپ کی مدح میں کہہ اور حسن

وانسب الی ذاتہ ما شئت من شرف
اور جسقدر چاہے آپکی ذات کو شرف سے نسبت دے

وانسب الی قدرہ ما شئت من عظم
اور جسقدر چاہے آپ کے رتبہ سے بزرگی کو منسوب کر

فان فضل رسول اللہ لیس لہ
کیونکہ رسول اللہ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے

حد فیعرب عنہ ناطق بفم
جو کوئی کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرے

لو ناسبت قدرہ آیاتہ عظما
اگر آپ کے رتبہ کے موافق آپ کے معجزے ہوتے بزرگی میں

احیی اسمہ حین یدعی دارس الرمم
تو آپکے نام سے زندہ ہو جاتی بوسیدہ ہڈیاں جب بلائی جاتیں

لم یمتحنا بما تعی العقول بہ
آپنے ہم پر احکام شریعت اسقدر نہیں رکھے کہ جس سے عاجز رہیں عقلیں

حرصا علینا فلم نرتب ولم نھم
ہم پر کمال شفقت فرمائی تو ہم نہ شک میں پڑے اور نہ حیران ہوئے

اعیی الوریٰ فھم معناہ فلیس یری
آپکے کمالات کے دریافت کرنے میں ساری خلقت عاجز رہ گئی

للقرب والبعد فیہ غیر منفحم
پس نہیں دکھائی دیتا قرب اور بعد میں سوا اپنے فہم کے عجز کے

کالشمس تظھر للعینین من بعد
جیسے آفتاب کہ آنکھوں کو دور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے

صغیرۃ وتکل الطرف من امم
اور دیکھو تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں

۵۱ یعنی آنحضرت صلعم مانند ایک بڑے بادشاہ کے ہیں اور باقی سب انبیاء مانند وزرا کے ہیں جو بادشاہ کے حضور میں اپنے اپنے مرتبے میں کھڑے ہوتے ہیں ۱۲ ۵۲ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ جب آنحضرت سب صفات حمیدہ ظاہری و باطنی سے موصوف ہوئے تو جناب باری نے مرتبہ محبوبیت میں جو اعلیٰ مراتب عبودیت کے ہے برگزیدہ فرمایا اور ان سب صفات میں آنحضرت کو ممتاز کیا ۱۲

وكيف يدرك في الدنيا حقيقته	قوم نيام تسلوا عنه بالحلم
اور کیونکر دریافت کرے آپ کی حقیقت دنیا میں	جو قوم کہ سوتی ہے اور خواب میں تسلی کئے ہوئے ہے
فمبلغ العلم فيه انه بشر	وانه خير خلق الله كلهم
سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر ہیں	اور بیشک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں
وكل آي اتى الرسل الكرام بها	فانما اتصلت من نوره بهم
اور جس قدر معجزے تمام انبیاء علیہم السلام لائے ہیں	سو بیشک آپ کے نور سے اُن کو ملے ہیں
فانه شمس فضل هم كواكبها	يظهرن انوارها للناس في الظلم
کیونکہ آپ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انبیاء ستارے ہیں	کہ جہالت کی تاریکی میں اس آفتاب کا نور لوگوں کو دکھا رہے ہیں
حتى اذا طلعت في الكون عم هدا[١]	ها العالمين واحيت سائر الامم
یہانتک کہ جب آفتاب طلوع ہوا ہدایت عام ہوگئی	جہان میں اور تمام اُمتیں زندہ کر دیں
اكرم بخلق نبي زانه خلق	بالحسن مشتمل بالبشر متسم
صلِّ علیٰ کیا بزرگ ہے آپکی صورت جس کو خُلق عظیم نے	زینت دی ہے کہ حسن جدا جلوہ گر ہے اور تازہ روئی جدا روح افزا ہے
كالزهر في ترف والبدر في شرف	والبحر في كرم والدهر في همم
تازگی میں جیسے شگوفہ اور شرف میں جیسے چودھویں رات کا چاند	بخشش میں دریا کے مانند اور ہمت میں دہر کے مثال
كانه وهو فرد في جلالته	في عسكر حين تلقاه وفي حشم
اور جلالت میں اکیلے ایسے جیسے بڑے لشکر کے ساتھ ہوں	جب دیکھو تو شان و شوکت اور دبدبہ ایسا
كانما اللؤلؤ المكنون في صدف	من معدني منطق منه ومبتسم
اور جب بات کریں مسکرائیں تو درِ مکنون جیسے سیپ میں سے نکلا ہوا ہوں	ایک نطق کی کان اور ایک تبسم کی کان دونوں کے موتی ہیں
لا طيب يعدل تربا ضم اعظمه	طوبى لمنتشق منه وملتثم
جو آپ کے جسم مبارک سے مٹی لگی ہے کوئی اسکی برابر نہیں خوشبو میں	خوشحالی اس کے لئے ہے جو اُسے سونگھے اور چومے

[١] حاصل اس شعر اور آئندہ کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے کمالات اصحابِ کرام باوجود پاتے شرف صحبت کے معلوم نہ کر سکے تو اب بعد کے لوگ کہ بغیر خواب و خیال کے اس نعمت سے محروم ہیں کیونکر معلوم کر سکتے ہیں غایۃ الامر اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ آپ اولادِ آدم سے ہیں اور سب سے زیادہ ہیں بہتری اور اطاعت میں ۱۲

اَلفَصلُ الرَّابِعُ فِی مَولِدِ النَّبِیّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

فصل چوتھی بیان میں مولد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

اَبَانَ مَولِدُہٗ عَن طِیبِ عُنصُرِہٖ	یَا طِیبَ مُبتَدَاٍ مِّنہُ وَّمُختَتَمِ
ظاہر کر دیا آپ کے زمانِ ولادت نے آپکی عنصری پاکیزگی اور خوبی کو۔	سبحان اللہ کیا پاکیزگی ہے اول بھی اور آخر بھی
یَومٌ تَفَرَّسَ فِیہِ الفُرسُ اَنَّھُمُ	قَد اُنذِرُوا بِحُلُولِ البُؤسِ وَالنِّقَمِ
اس روز جان لیا فارسیوں نے کہ وہ سختی	اور عذاب کے آنے سے ڈرائے جائیں گے
وَبَاتَ اِیوَانُ کِسرٰی وَھُوَ مُنصَدِعٌ	کَشَملِ اَصحَابِ کِسرٰی غَیرَ مُلتَئِمِ
اور نوشیرواں کے محل کے کنگرے گر گئے اور وہ پھر	نہیں ملنے کے جیسے اُس کے یار و مددگار
وَالنَّارُ خَامِدَۃُ الاَنفَاسِ مِن اَسَفٍ	عَلَیہِ وَالنَّھرُ سَاھِی العَینِ مِن سَدَمِ
اور فارسیوں کی آگ نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے	اوپر نوشیرواں کے اور نہران کی سو گئی پریشانی سے
وَسَآءَ سَاوَۃَ اَن غَاضَت بُحَیرَتُھَا	وَرُدَّ وَارِدُھَا بِالغَیظِ حِینَ ظَمِی
اور غمگین کیا ساوہ کو کہ اس کا پانی سوکھ گیا	اور اس پرسے پیاسے پھر گئے غصہ کرتے ہوئے
کَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالمَآءِ مِن بَلَلٍ	حُزنًا وَّبِالمَآءِ مَا بِالنَّارِ مِن ضَرَمِ
گویا آگ غم سے پانی ہو گئی جیسے پانی تر ہوتا ہے	اور پانی غم سے ایسا بھڑکا کہ آگ یعنی خشک ہو گیا جیسی سوکھی ہی
وَالجِنُّ تَھتِفُ وَالاَنوَارُ سَاطِعَۃٌ	وَالحَقُّ یَظھَرُ مِن مَّعنًی وَّمِن کَلِمِ
اور جن آواز دیتے تھے آپ کے ظہور کی اور انوار بلند ہوتے تھے	اور حق یعنی نبوت ظاہر ہوتی تھی اُن انوار سے اور انکی آواز سے
عَمُوا وَصَمُّوا فَاِعلَانُ البَشَآئِرِ لَم	تُسمَع وَبَارِقَۃُ الاِنذَارِ لَم تُشَمِ
اندھے اور بہرے ہو گئے کافر کہ انھوں نے خوشخبریوں کے	اعلان نہ سنے اور ڈرانے کی بجلیاں نہ دیکھیں
مِن بَعدِ مَا اَخبَرَ الاَقوَامَ کَاھِنُھُم	بِاَنَّ دِینَھُمُ المُعوَجَّ لَم یَقُمِ
بعد اس کے کہ اُن کے کاہنوں نے خبر دی تھی	کہ اُن کا دین کج ہو گیا ایسا کہ سیدھا نہ ہو گا

؎ جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے رخساروں پر پھیرا پس مجھے ایسی پاکیزہ خوشبو پہونچی کہ ابتک میں نے اس قسم کی خوشبو عطر فروشوں کی دکانوں پر بھی نہیں سونگھی اور جب آپ کسی راستہ پر گذر فرماتے تھے تو چالیس روز تک اس راستہ میں خوشبو پھیلی رہتی تھی ۱۲

وبعد ما عاينوا في الأفق من شهب
اور بعد اسکے کہ افق آسمان سے آگ کے شعلے گرتے نظر آئے
منقضة وفق ما في الأرض من صنم
اس کے موافق زمین میں بت اوندھے ہوکر گر پڑے

حتى غدا عن طريق الوحي منهزم
یہاں تک کہ وحی کی راہ سے بھاگتے تھے
من الشياطين يقفو إثر منهزم
شیاطین ایک پیچھے ایک کے

كأنهم هربا أبطال أبرهة
گویا وہ شیاطین بھاگنے میں ابرہہ کا لشکر تھا
أو عسكر بالحصى من راحتيه رمي
یا وہ لشکر تھا کہ جس پر آپ نے کنکر مارے تھے

نبذا به بعد تسبيح ببطنهما
اُن کنکروں کا پھینکنا تھا بعد اُنکے تسبیح کہنے کے دست مبارک میں
نبذ المسبح من أحشاء ملتقم
جیسے حضرت یونس تسبیح کہنے والے کو پھینکا تھا پیٹ سے لقمہ کرنے والی کی

الفصل الخامس في ذكر يمن دعوته صلى الله عليه وسلم

فصل پانچویں ذکر میں آپ کی دعوت مبارک کے رحمت اللہ کی ان پر اور سلام ہو

جاءت لدعوته الأشجار ساجدة[1]
آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہوئے
تمشي إليه على ساق بلا قدم
اپنی پنڈلیوں پر چلے آئے بدون پاؤں کے

كأنما سطرت سطرا لما كتبت
گویا اُن درختوں کی شاخوں نے راہ کے درمیان
فروعها من بديع الخط في اللقم
ایک نادر خط سے آپ کے کمال لکھے

مثل الغمامة[2] أنى سار سائرة
مانند ابر کے ٹکڑے کے سر پر جاتا تھا جہاں آپ جاتے
تقيه حر وطيس للهجير حمي
حفاظت کرتا تھا گرمی سے دوپہر کو موسم گرمی میں

أقسمت بالقمر المنشق إن له
میں قسم کھاتا ہوں سچی شق ہونے والے چاند کی۔ کہ
من قلبه نسبة مبرورة القسم
اسے آپ کے قلب سے نسبت ہے

وما حوى الغار من خير ومن كرم
اور یاد کر اسے جو غار نے خیر و کرم جمع کیا جب اسمیں آپ چھپے تھے
وكل طرف من الكفار عنه عمي
اور سب کافروں کی آنکھیں اندھی ہوگئیں تھیں کہ آپکو نہ دیکھا

[1] روایات مشہورہ میں ہے کہ بہت مرتبہ حضرت نے درخت کو بلایا اور وہ درخت خدا کے حکم سے چل کر آیا آپ کی نبوت پر گواہی دی اور اپنی جگہ پر پھر جاکر قائم ہوا ۱۲ [2] امام سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ جب حضرت دھوپ میں چلتے تھے تو آپ کے سر مبارک پر ابر سایہ کرتا تھا ۱۲

فالصدق في الغار والصديق لم يريا — وهم يقولون ما بالغار من ارم

تو صدق یعنی آپ اور صدیق رض دونوں غار میں تھے اور اُن کو نہ دکھائی دیتے تھے اور کافر کہتے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے

ظنوا الحمام وظنوا العنكبوت على — خير البرية لم تنسج ولم تحم

اُنھوں نے گمان کیا کہ مکڑی نے آپ پر جالا نہیں تنا اور کبوتر نے انڈے نہیں دیئے بلکہ پہلے سے یوں ہی ہے

وقاية الله اغنت عن مضاعفة — من الدروع وعن عال من الاطم

اللہ کی نگہبانی نے آپ کو بے پروا کر دیا زرہوں اور حلقوں تہ بہ تہ سے اور بلند قلعوں سے

ما سامني الدهر ضيما واستجرت به — الا ونلت جوارا منه لم يضم

مجھ پر زمانہ نے جب کبھی رنج و خواری سے ستم کیا اور میں نے آپ کی پناہ لی فوراً حمایت میں آ گیا اور اُس کے ستم سے بچ گیا

ولا التمست غنى الدارين من يده[۱] — الا استلمت الندى من خير مستلم

اور میں نے جب آپ سے دین و دنیا کی تونگری چاہی ہے بوسہ دیا ہے بخشش کو اس دست مبارک کے جو ہر دستوں سے بہتر ہے

لا تنكر الوحي من رؤياه ان له — قلبا اذا نامت العينان لم ينم

انکار نہ کر آپ کو وحی ہونے کا خواب میں کہ آپ کا قلب مبارک نہیں سوتا تھا جب آپ کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں

وذاك حين بلوغ من نبوته — فليس ينكر فيه حال محتلم

یہ تو آپ کی نبوت کے بلوغ کا وقت تھا اور اس وقت کے خواب کا انکار نہیں ہو سکتا

تبارك الله ما وحي بمكتسب — ولا نبي على غيب بمتهم

بزرگ ہے اللہ وحی کسب سے حاصل نہیں ہوتی اور نہ کوئی نبی کبھی غیب کی خبر دینے سے متہم کیا گیا

آياته الغر لا يخفى على احد — بدونها العدل بين الناس لم يقم

آپ کے معجزات روشن کسی پر پوشیدہ نہیں کہ بدون انکے لوگوں میں عدل قائم نہیں ہوتا

كم ابرات وصبا باللمس راحته — واطلقت اربا من ربقة اللمم

بارہا اچھے ہو گئے بیمار آپ کے ہاتھ لگانے سے اور بہت سے محتاج رہا ہو گئے رشتۂ دیوانگی سے بطفیل آپ کے دست مبارک کے

۱؎ روایاتِ مشہورہ میں ہے کہ آنحضرت صلعم کو شروع نبوت میں چھ ماہ تک نبوت کے احکام خواب میں ظاہر ہوتے رہے جس بات کو آنحضرت صلعم خواب میں دیکھتے تھے صبح صادق کی مانند ظاہر ہو جاتا تھا اور حضور صلعم کے سونے کے وقت آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل بیدار رہتا تھا ۱۲ ۲؎ یعنی نبوت کا رتبہ کسبی امر نہیں ہے بلکہ یہ خداداد بات ہے جس کو چاہے دے ۱۲

وَأَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْأَعْصُرِ الدُّهُمِ

اور سال قحط جو سیاہ تھا آپ کی دعا سے زندہ ہوگیا اور سفید روشن ہوا اس سیاہی میں

بِعَارِضٍ جَادَ أَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
صَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ أَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

اُس ابر سے ایسا برسا کہ تو خیال کرے بڑی ندیاں اُس ابر سے دریا کے عطائے کثیر یا ایک رو پانی کی جو سنگین بند سے کھل گئی

الفصل السادس فی ذکر شرف القرآن

فصل چھٹی بیان میں شرافت وبزرگی قرآن کے

دَعْنِي وَوَصْفِي آيَاتٍ لَّهُ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰى لَيْلًا عَلٰى عَلَمِ

مجھے بیان کرنے دے حضرت کے معجزے جو اُن سے ظاہر ہوئے جیسے شب کو پہاڑ کے اوپر مہمانی کی آگ ظاہر ہوتی ہے

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

پس موتیوں کی خوبی زیادہ ہوجاتی ہے پرونے سے اور نہ پرونے سے بھی کچھ قدر کم نہیں ہوتی ہے

فَمَا تَطَاوَلُ آمَالُ الْمَدِيْحِ إِلٰى
مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

پس مدح کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں اُس چیز کی طرف جو آپ کے اخلاق بزرگ اور خصلتوں میں ہیں

آيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ ۱
قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

آیات حق کے ہیں رحمٰن سے محدث لفظوں میں قدیم معنی میں اسلئے کہ صفت اس کی ہیں جو موصوف ہی قدیم سے

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ إِرَمِ

نہ مقترن ہیں زمانہ سے اور وہ ہم کو خبر دیتی ہیں آخرت کی اور اولاد عاد اور قوم ارم کی

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِّنَ النَّبِيِّيْنَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

ہمیشہ رہیں گے ہمارے پاس یہ معجزے جو سب نبیوں کے معجزوں سے فائق ہیں کہ اُن کے معجزے ہوئے اور نہ رہے

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِذِيْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

قرآن کی آیتیں ایسی محکمات ہیں کہ کسی دشمن کے لئے جائے شبہ نہیں اور نہیں چاہتی ہیں کسی حاکم کو کہ فیصلہ کرے

۱ حاصل ان دو بیت کا یہ ہے کہ آیات کلام کریم جن کو خداوند کریم نے ہر وقت کی مصلحت کے مناسب وقتاً فوقتاً لوح محفوظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے باعتبار نزول اور تلاوت کے حادث ہیں لیکن فی الحقیقت باعتبار مفہوم معانی کے قدیم ہیں کیونکہ یہ قرآن مجید اُس ذات کا کلام ہے جو قدیم ہے لہٰذا یہ کلام قدیم ہے کسی زمانہ خاص سے تعلق نہیں رکھتا ۱۲

مَا حُورِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ — اَعْدَی الْاَعَادِیْ اِلَیْہَا مُلْقِیَ السَّلَمِ

اُن آیات سے جب کسی دشمن بدترین دشمنان نے جنگ کی تو وہ باز آیا صلح کرتا ہوا

رَدَّتْ بَلَاغَتُہَا دَعْوٰی مُعَارِضِہَا — رَدَّ الْغَیُوْرِ یَدَ الْجَانِیْ عَنِ الْحَرَمِ

ان کی بلاغت نے معارضہ کرنیوالے کو ایسا رد کیا ہے جیسے مرد غیرت دار گناہ کرنیوالے کا ہاتھ اپنی حرم سے رد کرتا ہے

لَہَا مَعَانٍ کَمَوْجِ الْبَحْرِ فِیْ مَدَدٍ — وَفَوْقَ جَوْہَرِہٖ فِی الْحُسْنِ وَالْقِیَمِ

اُن آیات کے ایسے معانی ہیں جیسے دریا کی موجیں ایک دوسری کی مدد کرتی ہیں اور فائق ہیں اُس دریا کے جوہر سے حسن و قیمت میں

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی عَجَائِبُہَا — وَلَا تُسَامُ عَلَی الْاِکْثَارِ بِالسَّأَمِ

پس شمار نہیں کیے جا سکتے قرآن شریف کے عجائب اور ملالت کیساتھ ان عجائب کی خریداری نہیں کیجاتی ہے باوجود بہت ہونے کے بلکہ خواہش

قَرَّتْ بِہَا عَیْنُ قَارِیْہَا فَقُلْتُ لَہٗ — لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰہِ فَاعْتَصِمِ

اُس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں ہیں نے اُس سے کہا کہ تو بڑا نصیبہ ور الٰہی خوب مضبوط رہ اُن پر اُن میں چنگل مار

اِنْ تَتْلُہَا خِیْفَۃً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰی — اَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰی مِنْ وِّرْدِہَا الشَّبِمِ

اگر تونے وہ آیتیں پڑھیں آتش دوزخ کے خوف سے تو تونے وہ آگ بجھا دی اُن آیات کے سرد پانی سے

کَاَنَّہَا الْحَوْضُ تَبْیَضُّ الْوُجُوْہُ بِہٖ[۱] — مِنَ الْعُصَاۃِ وَقَدْ جَاءُوْہُ کَالْحُمَمِ

گویا وہ آیات کریمہ حوض کوثر ہیں جس سے منہ سفید ہوتے ہیں گنہگاروں کے جو ہوں گے کالے مانند کوئلوں کے

وَکَالصِّرَاطِ وَکَالْمِیْزَانِ مَعْدِلَۃً[۲] — فَالْقِسْطُ مِنْ غَیْرِہَا فِی النَّاسِ لَمْ یَقُمِ

اور عدل میں جیسے صراط اور میزان ہیں کہ اُن کے سوائے لوگوں کے واسطے عدل قائم نہیں ہو سکتا ہے

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُوْدٍ رَّاحَ یُنْکِرُہَا — تَجَاہُلًا وَّہُوَ عَیْنُ الْحَاذِقِ الْفَہِمِ

تعجب نہ کر اگر حاسد انکار کرے جان بوجھ کر کہ وہ خوب زیرک ہے اور سمجھا ہوا ہے

قَدْ تُنْکِرُ الْعَیْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ — وَیُنْکِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

کیونکہ آنکھ انکار کرتی ہے آفتاب کا بسبب مرض رمد کے اور منہ پانی کے مزے کا انکار کرتا ہے بیماری کے سبب سے

[۱] یعنی جیسے حوض کوثر قیامت کے دن گناہگار مومنوں کے بدنوں کو جو آتش دوزخ سے سیاہ ہونگے روشن کر دیگا ایسا ہی یہ قرآن مجید بھی اپنے تلاوت اور عمل کرنے والوں کو جن کے دل کدورت نفسانی سے سیاہ ہو جاتے ہیں منور کر دیتا ہے ۱۲

[۲] یعنی جیسے پل صراط اور میزان قیامت کے دن مومنوں اور کافروں کے درمیان فرق پیدا کر دیگا ایسا ہی یہ کلام پاک ہے ۱۲

الفصل السابع فی ذکر معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فصل ساتویں بیان میں معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

یا خیر من یمم العافون ساحتہ ۔ سعیا وفوق متون الاینق الرسم

اے بہتر انمیں کے جنکے فضا کا لوگ احسان طلب کرتے ہیں ۔ دوڑے آتے ہیں پیادی اور سوار اونٹوں پر پے در پے

ومن ھو الآیۃ الکبری لمعتبر ۔ ومن ھو النعمۃ العظمی لمغتنم

اور وہ ذات مبارک آیت کبری ہے عبرت والے کیواسطے ۔ اور وہی نعمت عظمی غنیمت گننے والے کو

سریت من حرم لیلا الی حرم ۔ کما سری البدر فی داج من الظلم

سیر فرمائی تم نے ایک شب میں حرم مکہ سے بیت المقدس کے حرم کی ۔ جیسے چودہویں رات کا چاند چلے اندھیری رات میں

وبت ترقی الی ان نلت منزلۃ ۔ من قاب قوسین لم تدرک ولم ترم

اور ترقی کیے گئے یہاں تک کہ پہونچے قاب قوسین کے رتبہ کو ۔ جو نہ ادراک کیا جاتا ہے اور نہ طلب کیا جاتا ہے

وقدمتک جمیع الانبیاء بہا ۔ والرسل تقدیم مخدوم علی خدم

اور اس رتبہ کے سبب سب انبیاء و مرسلین نے آپکو مقدم کیا ۔ جیسے خادم اپنے مخدوم کو مقدم کرتے ہیں

وانت تخترق السبع الطباق بہم ۔ فی موکب کنت فیہ صاحب العلم

اور آپ شگاف کرتے چلے گئے ساتوں طبق آسمان کے ۔ اسطرح ان میں جیسے ایک لشکر کہ اسکے صاحب نشان آپ ہیں

حتی اذا لم تدع شأوا لمستبق ۔ من الدنو ولا مرقی لمستنم

یہانتک کہ باقی نہ رکھا پیش جانا کسی آگے جانیوالے کا ۔ نزدیکی میں اور نہ بالا جانے والے کیلئے بالا جانا

خفضت کل مقام بالاضافۃ اذ ۔ نودیت بالرفع مثل المفرد العلم

ہر مکان کو آپ نے پست کیا جیسے اضافت سے زیر ہوتا ہے اس لیے کہ آپ بلائے گئے بلندی پر جیسے منادی مفرد علم رفع سے پڑھا

کیما تفوز بوصل ای مستتر ۔ عن العیون وسر ای مکتتم

یہاں تک کہ بہرہ ور ہوئے ایسے وصال سے جو کمال پوشیدہ ہے آنکھوں سے اور ایسے راز سے جو نہایت پوشیدہ ہے

لہ چونکہ ان ابیات میں ناظم رحمہ اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج مبارک کا بیان کرنا مطلوب ہے لہٰذا آنحضرت صلعم کی جناب میں خطاب کرتے ہیں کہ اے میرے بزرگوں کے پیشوا اے گمراہوں کے رہنمائے دونوں جہان کی نعمت عظمی تیری ذات مقدس نے معراج کی رات میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک نور پھیلایا ہے جیسے چودہویں رات کا چاند ظلمت شب کو منور کرتا ہے ۱۲

فحزت كل فخار غير مشترك
پس حاصل ہوئی آپکو سب ایسے رتبے جو باعث فخر ہیں اور کوئی انہیں شریک نہیں

وجزت كل مقام غير مزدحم
اور گذر گئے آپ ہر مقام میں کہ وہاں کوئی اور نہ تھا

وجل مقدار ما وليت من رتب
اور بہت ہیں بزرگی میں وہ رتبے جو آپ کو دیے گئے

وعز ادراك ما اوليت من نعم
اور کسی کے ادراک میں نہ آئیں وہ نعمتیں جو آپ کو عطا ہوئیں

بشرى لنا معشر الاسلام ان لنا
اے گروہ اسلام ہم کو بہت بشارت ہے کہ ہمارے واسطے

من العناية ركنا غير منهدم
ایسا رکن عنایت ہوا ہے جو نہ کبھی خراب ہو اور نہ گرے

لما دعى الله داعينا لطاعته
جب بلایا اللہ نے ہمارے بلانے والے کو اپنی عبادت کو

باكرم الرسل كنا اكرم الامم
بزرگ ترین پیغمبروں کا کیا انکو اور ہم بزرگترین امتوں کے ہوئے

الفصل الثامن في ذكر جهاد النبي صلى الله عليه وسلم

فصل آٹھویں بیان میں جہاد کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

راعت قلوب العدى انباء بعثته
دشمنوں کے دل ڈرا دیئے اُن کے نبی ہونے کی خبر نے

كنبأة اجفلت غفلا من الغنم
جیسے ایک بکری غافل ڈر جاتی ہے اور بھاگتی ہے بکریوں سے

مازال يلقاهم في كل معترك
آپ ہمیشہ جہاد کرتے رہے کافروں سے ہر معرکہ میں یہاں تک

حتى حكوا بالقنا لحما على وضم
کہ کافر نیزوں پر یوں معلوم ہوتے تھے جیسے گوشت لٹکایا جاتا ہے نیزی پر

ودوا الفرار فكادوا يغبطون به
بھاگنا دوست رکھتے تھے اور قریب تھا کہ رشک کریں انپر

اشلاء شالت مع العقبان والرخم
جن کے گوشت عقاب اور اور پرندے اوپر لے گئے

تمضي الليالي ولا يدرون عدتها
راتیں گذرتی تھیں اور کافر نہ جانتے تھے ان کے شمار

ما لم تكن من ليالي الاشهر الحرم
جبتک اتیں اُن مہینوں کی نہ ہوتیں جن میں لڑائی حرام ہے

كانما الدين ضيف حل ساحتهم
گویا دین اسلام اُن کے گھروں میں ایسا مہمان آیا ہے

بكل قرم الى لحم العدى قرم
ہر سردار بہادر کہ دشمنوں کے گوشت کھانے پر بہت حریص ہے

۱ یعنی فراہم کیا آنحضرتؐ نے ایسی نعمتوں کو جو باعث فخر ہیں اور آپ کا کوئی اس میں شریک نہیں اور پہنچ گئے آپ ایسے مقام تک جس میں اور کوئی نہ تھا ۱۲ ۲ یعنی بڑے بڑے درجوں کو حاصل کیا آپ نے جن کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے علی الخصوص دیدار الٰہی کہ صرف آپ ہی اس نعمت کیساتھ مخصوص ہیں اور کسی کو دنیا میں یہ نعمت حاصل نہیں ہوئی ۱۲

يجر بحر خميس فوق سابحة
دریائے جنگ جو خوش رفتار گھوڑوں پر ہے انکو کھینچتا ہے اور

ترمي بموج من الابطال ملتطم
بہادروں کی موج کو پھینکتا ہے تھپیڑیں لگاتا ہوا

من كل منتدب لله محتسب
ہر اجابت کرنیوالا اللہ سے امید رکھنے والا ہے

يسطو بمستأصل للكفر مصطلم
حملہ کرتا ہے کافروں کو جڑ سے اکھیڑنے کا اکھیڑنے میں

حتى غدت ملة الاسلام وهي بهم
یہانتک کہ ملت اسلام جو پہلے غریب تھی کوئی اُسے

من بعد غربتها موصولة الرحم
کچھ نہ سمجھتا تھا اپنے اقرباء سے مل گئی

مكفولة ابدا منهم بخير اب
وہ ملت کفالت میں اُن سے ہے ہمیشہ اچھے باپ اور

وخير بعل فلم تيتم ولم تئم
اچھے شوہر کی پس نہ یتیم ہوگی اور نہ بیوہ ہوگی

هم الجبال فسل عنهم مصادمهم
وہ لشکر اسلام پہاڑ ہیں اُنسے پوچھ کافروں کے صدمے پہونچانیکی خبر

ماذا رأى منهم في كل مصطدم
کہ کافروں نے کیا دیکھا ہے انسے ہر معرکہ میں

فسل حنينا وسل بدرا وسل احدا
جنگ حنین اور جنگ بدر اور جنگ احد کا حال پوچھ

فصول حتف لهم ادهى من الوخم
کہ کافروں کے لئے موت کی فصلیں تھیں وبا سے زیادہ سخت

المصدري البيض حمرا بعد ما وردت
وہ صحابہ دشمنوں کے خون سے سفید تلواروں کو سرخ نکالنیوالے

من العدى كل مسود من اللمم
بعد اُن کے سیاہ بالوں کے کاٹنے کے

والكاتبين بسمر الخط ما تركت
اور وہ صحابہ نیزوں کی قلموں سے خط لکھنے والے کہ انکی قلموں نے

اقلامهم حرف جسم غير منعجم
کسی حرف جسم کو بے نقطہ ضرب کے نہیں چھوڑا

شاكي السلاح لهم سيما تميزهم
اُن کے ہتھیار رکھی ہوئی نشانی تھی اُن کے امتیاز کی

والورد يمتاز بالسيما من السلم
کہ گلاب نشانی سے ممتاز ہوتا ہے درخت خاردار سے

تهدي اليك رياح النصر نشرهم
اُن کی خوشبوئیاں تجھکو ہوائے نصرت کا ہدیہ پہنچی ہیں

فتحسب الورد في الاكمام كل كمي
پس تو گمان کرے کہ ہر دلاور گلاب ہے غلاف میں

۱ یعنی جب صحابہ کبار حضرت کے ہمراہ کفار کے مقابلہ کیلئے تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہوتے تھے تو مخالفین کی آنکھوں میں دریائے موج زن نظر آتے تھے ۱۲ ۲ حاصل اس بیت اور مابعد کا یہ ہے کہ اصحاب کرام مقبول درگاہ مجاب الدعوات تھے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے اسلام کو ترقی دیتے اور کفر کو مٹاتے تھے یہانتک کہ اسلام نے بسبب انکی سعی کے کمال ضعف کے بعد قوت پائی ۱۲

كأنهم في ظهور الخيل نبت ربا	من شدة الحزم لا من شدة الحزم
گویا وہ ان گھوڑوں کی پشت پر ایسے ہیں جیسے ٹیلا میں درخت اگے ہیں	اپنی شجاعت اور احتیاط کے سبب سے اس سبب سے کہ زین تنگ ہیں
طارت قلوب العدى من بأسهم فرقا	فما تفرق بين البهم والبهم
دشمنوں کے دلوں میں لرزہ پڑا جان کے ڈر سے	چارپائے کو آدمی سے نہیں پہچانتے ڈر اور غم سے
ومن تكن برسول الله نصرته	إن تلقه الأسد في آجامها تجم
اور جس کو رسول اللہ سے مدد اور نصرت آئے	اگر شیر بھی اس سے ملے تو اس کے ڈر سے تابع ہو جائے
ولن ترى من ولي غير منتصر	به ولا من عدو غير منقصم
ہرگز تو کبھی نہ دیکھے گا کہ آپ کا دوست مدد نہ پائے	اور آپ کا دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو
أحل أمته في حرز ملته	كالليث حل مع الأشبال في أجم
اپنی امت کو اپنی ملت کے قلعہ میں ایسا لے لیا ہے	جیسے شیر اپنے بچوں کو نیستان میں
كم جدلت كلمات الله من جدل	فيه وكم خصم البرهان من خصم
کلمات الٰہی نے بہت جھگڑنے والوں سے جنگ کی آپ کی	شان میں اور بہت برہان الٰہی نے خصومت کی یعنی غالب ہیں
كفاك بالعلم في الأمي معجزة	في الجاهلية والتأديب في اليتم
تجھکو یہی معجزہ کافی ہے کہ اُمّی کو زمانہ	جاہلیت میں علم اور یتیم کو ادب حاصل ہوا

الفصل التاسع فی طلب مغفرة من الله تعالٰی وشفاعة من رسول الله صلی الله علیه وسلم

فصل نویں بیان میں اللہ تعالٰی سے بخشش مانگنے کے اور طلب کرنے میں شفاعت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

خدمته بمديح أستقيل به	ذنوب عمر مضى في الشعر والخدم
میں نے آپ کی خدمت مدح سے اسلئے کی ہے کہ عفو ہو جائیں	وہ گناہ جو اتنی عمر میں گئی ہیں یعنی شعر کہتا رہا ہوں اور خدمت کی ہے
إذ قلداني ما تخشى عواقبه	كأنني بهما هدي من النعم
کیونکہ میرے گلے میں پٹہ ڈالدیا ہے دونوں باتوں نے جن کے انجام کا خوف ہے	گویا ان دونوں باتوں سے میں حیوان ہوں چارپایوں میں

؎ حاصل یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں یہ عرب لوگ شرائع و احکام سے بالکل بےخبر تھے اور باوجودیکہ آنحضرت صلعم اُمّی و بے پڑھے تھے اور نہ قوم سے کبھی باہر گئے اور نہ کسی سے تعلیم پائی پھر ایسے فضائل حمیدہ اور علوم اولین و آخرین اور آداب و اخلاق و نصائح و حکمتیں بیان فرمائیں یہ سب محض بتعلیم علام الغیوب ہے اور دلیل قاطع ہے آپ کی نبوت پر کسی عاقل کو گنجائش شک کی نہیں ہے ۱۲

أطعت غي الصبا في الحالتين وما ۔ حصلت الا على الآثام والندم

میں نے لڑکپن کی گمراہی کی اطاعت کی دونوں حالتوں میں ۔ اور کچھ حاصل نہ ہوا سوائے گناہوں اور پشیمانی کے

فيا خسارة نفسي في تجارتها ۔ لم تشتر الدين بالدنيا ولم تسم

بڑا افسوس ہے کہ نفس کو تجارت میں بڑا نقصان ہوا ۔ کہ دین کو نہ خریدا دنیا کے عوض اور مول نہ لیا

ومن يبع آجلا منه بعاجله ۔ يبن له الغبن في بيع وفي سلم

جو شخص آخرت کے نفع کو دنیا کے نفع پر بیچتا ہے ۔ اس کو نقصان ہی ظاہر ہوتا ہے خریداری موجود اور آئندہ میں

وإن آت ذنبا فما عهدي بمنتقض ۔ من النبي ولا حبلي بمنصرم

اگرچہ میں نے گناہ کئے ہیں پر میرا پیمان نہیں ٹوٹنے کا ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ میرا رشتہ ٹوٹے گا

فإن لي ذمة منه بتسميتي ۔ محمدا وهو أوفى الخلق بالذمم

کیونکہ میرے واسطے آپ کا عہد ہے بسبب اسکے کہ میرا نام ۔ محمد ہے اور آپ زیادہ پورا کرنیوالے ہیں خلقت سے عہدوں کو

إن لم يكن في معادي آخذا بيدي ۔ فضلا وإلا فقل يا زلة القدم

اگر آپ میری دستگیری آخرت میں از روئے فضل کے نہ کریں ۔ تو کہو بڑی ہی لغزش ہوئی اور پاؤں رپٹے

حاشاه أن يحرم الراجي مكارمه ۔ أو يرجع الجار منه غير محترم

حاشا اللہ کہ آپ کا امیدوار بخششوں کا محروم رہے ۔ یا پناہ لینے والا یوں ہی الٹا پھرے بے توقیر

ومنذ ألزمت أفكاري مدائحه ۔ وجدته لخلاصي خير ملتزم

اور میں نے جب سے آپ کی مدح میں فکر کو لازم کر لیا ہے ۔ آپکو اپنی خلاصی کے واسطے بہت اچھا ذمہ دار پایا ہے

ولن يفوت الغنى منه يدا تربت ۔ إن الحيا ينبت الأزهار في الأكم

اور ہرگز بے نیازی فوت نہ ہوگی اس ہاتھ کی جو خاک پر پہنچا ۔ جس نے وسیلہ آپکا لیا کیونکہ مینہ ٹیلوں پر سبزہ پیدا کرتا ہے

ولم أرد زهرة الدنيا التي اقتطفت ۔ يدا زهير بما أثنى على هرم

اور میں نہیں چاہتا ہوں دنیا کے منافع جیسے زہیر شاعر کے ۔ ہاتھوں نے میوے چنے ہرم بن سنان کی ثنا کرنے میں

سلہ حاصل یہ کہ اگر میری شامتِ اعمال کے باعث آنحضرت صلعم میرے حال پر قیامت کے دن رحم نہ فرمائیں گے تو بڑی ذلت وخواری حاصل ہوگی ۱۲ سلہ حاصل یہ کہ اللہ سبحانہ نے آپ کو اس سے پاک ومنزہ کیا ہے کہ امیدوار مکارم اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محروم رہے یا جو ان کے سایۂ عنایت وحمایت میں آگیا ہے ذلیل وخوار ہو اور آنجناب اسکے حال پر توجہ نہ فرمائیں ۱۲

الفصل العاشر فی ذکر المناجات وعرض الحاجات

فصل دسویں بیان وذکر مناجات میں اور پیش کرنے میں حاجتوں کے

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ
سواک عند حلول الحادث العمم

اے تمام مخلوق سے بزرگتر آپ کے سوا میرا کوئی ایسا نہیں جس کی پناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے میں

ولن یضیق رسول اللہ جاھک بی
اذا الکریم تجلی باسم منتقم

اور اے رسول اللہ آپ کا مرتبہ میری شفاعت میں تنگی نہ کرجائے جسوقت وہ ذات کریم اپنے اسم منتقم کیساتھ جلوہ گر ہوگی

فان من جودک الدنیا وضرتھا
ومن علومک علم اللوح والقلم

کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے اور لوح وقلم آپ کے علموں میں سے ہیں

یا نفس لا تقنطی من زلۃ عظمت
ان الکبائر فی الغفران کاللمم

اے دل ناامید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے اس لئے کہ بخشش میں گناہ کبیرہ چھوٹے ہیں

لعل رحمۃ ربی حین یقسمھا
تاتی علی حسب العصیان فی القسم

امید ہے کہ جب اللہ کی رحمت تقسیم ہوگی تو موافق گناہوں کی ہوگی جس کے گناہ بہت ہونگے اسپر رحمت بہت ہوگی

یارب واجعل رجائی غیر منعکس
لدیک واجعل حسابی غیر منخرم

اے میرے پروردگار! میری امید کو الٹا نہ کیجیو اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی التجا کو بر لائیو

والطف بعبدک فی الدارین ان لہ
صبرا متی تدعہ الاھوال ینھزم

اور اپنے بندے پر دونوں جہان میں عنایت کر کہ جب امور ہائلہ اس کو پیش آتے ہیں تو اس کا صبر بھاگ جاتا ہے یعنی بے صبر ہوجاتا ہے

وائذن لسحب صلوۃ منک دائمۃ
علی النبی بمنھل ومنسجم

اور درود وسلام کے ابروں کو اجازت دے کہ ہمیشہ کمال کثرت سے برسیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

والال والصحب ثم التابعین لھم
اھل التقی والنقی والحلم والکرم

اور سب آل واصحاب اور ان کے تابعین پر کہ وہ تقوی اور حلم وکرم کے اہل ہیں رضوان اللہ علیہم

لـہ چونکہ ختم کلام کا اوپر درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موجب حسن خاتمہ کا ہے اور باعث قبولیت دعا کا ہے اس لئے ناظم رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار عالمیان اپنی رحمت کاملہ کی بدلیوں کو جب تک کہ باد صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلاوے اور شتربان اونٹ کو اپنی نغمہ سرائی سے طرب ونشاط میں لاوے آنحضرت صلعم اور ان کے اہل بیت اور یاران اور پیروی کرنے والوں پر کہ وہ اصحاب تقوے و طہارت ہیں نازل کر ۱۲

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ
پھر راضی ہو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر سے

وَعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ
اور حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہ وہ صاحب کرم ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِیْحُ صَبًا
جب تک کہ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے

وَاَطْرَبَ الْعِیْسَ حَادِی الْعِیْسِ بِالنَّغَمِ
اور اونٹوں کو طرب میں ڈالے حدی کہنے والا نغموں سے

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا
پس مغفرت کر اس کے مصنف کی اور بخشش کر اس کے پڑھنے والے کی

سَاَلْتُكَ الْخَیْرَ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ
بیشک میرا تجھ سے یہی سوال ہے یا صاحب بخشش او صاحب کرم

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

نور محمد کارخانہ تجارت کتب

نور محمد
اصح المطابع

نور محمد، کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی